حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

ملفوظات حکیم الامت

ادارہ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

بسلسلہ ـــــ الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ

ملفوظاتِ حکیم الامت

جلد نمبر ۴

از

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

عنوانات

حضرت محترم صوفی محمد اقبال قریشی مدظلہ

ناشر:

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
061-540513
061-519240
E-MAIL: Ishaq90@hotmail.com // Website : www.Taleefat-e-Ashrafia.com

نام کتاب............ ''ملفوظات حکیم الامت'' جلد۴
باہتمام.............. محمد اسحٰق عفی عنہ
تاریخ اشاعت............ شوال ۱۴۲۳ھ
مطبع......... سلامت اقبال پریس ملتان

ملنے کے پتے

☆ ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
☆ ادارہ اسلامیات انارکلی، لاہور
☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
☆ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ
☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
☆ یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
☆ دارالاشاعت اردو بازار کراچی
☆ صدیقی ٹرسٹ لسبیلہ چوک کراچی نمبر ۵

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کیلئے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اس کی اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔

تاہم چونکہ یہ سب کام انسان کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لئے پھر بھی کسی غلطی کے رہ جانے کا امکان موجود ہے۔

لہٰذا قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا۔

(ادارہ)

(حضرت بہلول مبارک قدم نے کیا خوب فرمایا جبکہ ان کا گذر ایک (ظاہری) عارف پر ہوا جو جھگڑا کر رہا تھا (آپ نے فرمایا کہ) اگر سب کو دوست (حق تعالیٰ) کی معرفت حاصل ہوتی تو اس کو دشمن کی طرف توجہ کی فرصت ہی کب ہوتی ۔۱۲)

انسانیت بھی اہل اللہ کی صحبت سے آتی ہے:

(ملفوظ ۵۹) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ میں تو تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ جب تک اہل اللہ کی صحبت نہ ہو بزرگی تو کیا انسانیت بھی نہیں آسکتی اور بزرگی آ بھی جائے مگر انسانیت پیدا نہیں ہو سکتی۔

اہل کتاب دنیا کے اور مشرکین دین کے دشمن ہیں:

(ملفوظ ۶۰) ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ اہل کتاب دین کے دشمن نہیں دنیا کے دشمن ہیں گو اس کے ضمن میں دین کی بھی دشمنی ہو جائے اور مشرکین دین کے دشمن ہیں معیار اس کا یہ ہے کہ جس قدر قوت اور سطوتِ اہل کتاب کو ہے اگر مشرکین کو ہو جائے تو یہ ہندوستان میں مسلمانوں کا بیج تک بھی نہ چھوڑیں ہزارہا واقعات اور مشاہدات موجود ہیں اس پر بھی اگر کوئی اختلاف کرے تو اس کا کوئی علاج نہیں بقول شاعر

ع جو اس پر بھی نہ وہ سمجھے تو اُس بُت کو خدا سمجھے

بد بختوں نے تو انبیاء کی تعلیم سے بھی اعراض کیا:

(ملفوظ ۶۱) ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ بے چارے علماء تو کس شمار میں ہیں قطب اور غوث اور ولی کس قطار میں ہیں انبیاء میں تو کوئی کمی نہیں تھی مگر بد بختوں نے تو اپنی بد استعدادی کی وجہ سے انبیاء سے اور اُن کی پاکیزہ تعلیم سے بھی اعراض کیا۔

تقیہ نہ توریا صرف بوریا:

(ملفوظ ۶۲) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ یہاں پر کوئی خفیہ آئے یا سی آئی ڈی آئے جو کوئی آئے آوے ہم تو جو بات ہے صاف کہتے ہیں کہ ہم نہ تو تقیہ کرتے ہیں اور نہ توریہ جانتے ہیں صرف بوریہ کو جانتے ہیں۔

ملک کی خدمت کی دو قسمیں:

(ملفوظ ۶۳) ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ ملک کی خدمت کی دو

قسمیں ہیں ایک سرحد کی حفاظت اور ایک اندرونی حفاظت اگر سرحد کی حفاظت کرنے والے ملک کے اندر لوٹ آئیں تو ملک کی خیر نہیں غنیم ملک پر قبضہ کر لے گا اور اگر دفتری لوگ اندرون ملک سے سرحد پر لوٹ جائیں تب بھی اندیشہ مضرت کا ہے اس لیے کہ نظام میں گڑ بڑ ہو جائے گی ہر جماعت جب تک اپنے اپنے فرائض منصبی کو انجام نہ دے گی بقاء حکومت دشوار ہے اس لیے میں کہا کرتا ہوں کہ مسلمانوں میں بھی دو قسم کے لوگ ہونے چاہئیں ایک سرحدی اور ایک دفتری، ہندو بڑے ہوشیار ہیں انہوں نے دو گروہ تیار کیے ہیں ایک ان تحریکات کے مخالف گو باطن میں سب شریک ہیں اور ایک تحریکات کے موافق تو جس جماعت کا غلبہ ہوگا وہ دوسری کو پناہ دے گی مسلمانوں میں یہ بات نہیں جس طرف کو ایک جائے گا سب اسی طرف کو جائیں گے بھیڑ اچال مشہور ہے اور اگر کوئی دور اندیش الگ رہنا چاہے تو اس کو بدنام کرتے ہیں اس کو دشمن اسلام کہتے ہیں اور اس پر قسم قسم کے بہتان اور الزامات لگاتے ہیں ان کے یہاں نہ کوئی اصول ہیں نہ قواعد ایسی بے ڈھنگی باتیں کرتے ہیں جن کے نہ سر نہ پیر مسلمانوں میں اتنا تو مادہ ہے ہی نہیں کہ اپنے دوست اور دشمن ہی کو پہچان سکیں ان کی باگ ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے کہ جو نہ اصول سے واقف نہ دین کی خبر محض من گھڑت باتیں اور وہ بھی بے اصول، بھلا یوں بھی کہیں کام چلا کرتا ہے زبانی جمع خرچ جس قدر چاہو کرا لو عملی صورت کا نام و نشان نہیں اسٹیج اور پلیٹ فارموں پر دھواں دھار تقریریں اور زور و شور بہت کچھ اور افسوس کہ نماز تک کے بھی پابند نہیں یہ مسلمانوں کے راہبر اور لیڈر ہیں سو اس طرح ہو چکی کامیابی، اس لئے کہ کامیابی تو حق جل علی شانہ کے قبضہ قدرت میں ہے اور ان سے بغاوت اور سرکشی اختیار کر رکھی ہے پھر کامیابی کیسی حق تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ دے اور فہم سلیم عطا فرمائے۔

تحریکات کا زمانہ نہایت پرفتن تھا:

(ملفوظ ۶۴) ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ جی ہاں تحریکات کا زمانہ نہایت ہی پرفتن تھا مزاحاً فرمایا کہ اس لئے کہ اہل فتن کے مقلدوں کی بنیاد ڈالی ہوئی تھی، اس میں خیر اور برکت کہاں نہایت ہی زبردست فتنہ تھا دین اور دنیا دونوں کے اعتبار سے، لوگوں کا دنیا کا تو خسارہ ہوا ہی مگر آخرت کے برباد کرنے میں بھی بدفہموں نے کسر نہیں رکھی، اس ہی زمانہ میں جس وقت حضرت مولانا دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ مالٹا سے تشریف لائے تو میں بغرض زیارت دیوبند حاضر ہوا وہاں ایک صاحب فرمانے لگے کہ آپ کو معلوم ہے کہ زمانہ غدر میں آپ کے بزرگ

کھڑے ہوئے تھے میں نے کہا کہ جی ہاں کھڑے ہوئے تھے یہ بھی معلوم ہے اور ایک بات اور بھی معلوم ہے جو آپ کو معلوم نہیں وہ یہ کہ بیٹھ بھی گئے تھے آخری فعل حجت ہوا کرتا ہے تو تم منسوخ پر عمل کرو اور ہم ناسخ پر عمل کریں اب یہ بتلاؤ کہ منسوخ پر عمل کرنے والا اپنے بزرگوں کا متبع کہلائے گا یا ناسخ پر عمل کرنے والا اور وہ منسوخ پر عمل کرنیوالے تم ہو یا ہم بس یہ سن کر رہ گئے اُس وقت لوگوں کی عجیب ہی حالت تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کوئی نشہ پی کر بے خبر اور مدہوش ہو جاتا ہے کہ کسی بات کی خبر ہی نہیں رہتی یہ حالت تھی نہ حدود کی رعایت نہ اصول کی پرواہ دین اور شعائر دین کی طرف مطلق توجہ ہی نہ تھی بس ایک ہی بات کے ہوش تھے کہ جو گاندھی کی زبان سے نکل جاتا اُس کو قرآن وحدیث سے ثابت کرنے اور لوگوں سے عمل کرانے پر تمام اپنی قوت صرف کر دینا اپنی فلاح اور بہبود کا باعث سمجھتے تھے یہاں تک خیالات فاسدہ کا غلبہ ہو چکا تھا کہ ایک وعظ کا جلسہ سہارنپور میں ہوا اُس جلسہ میں ایک مقرر نے بیان کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر سوراج مل گیا تو ہندو مسجدوں میں اذان نہ ہونے دیں گے تو کیا بلا اذان کے نماز نہیں ہو سکتی یا کہتے ہیں کہ گائے کی قربانی نہ ہونے دیں گے تو کیا بکرے کی قربانی نہیں ہو سکتی کیا گائے کی قربانی واجب ہے، یہ مسلمان ہیں اور مسلمانوں کے راہبر اور مقتدا بنے ہوئے ہیں مسلمانوں کی باگ ایسے راہزنوں کے ہاتھ میں ہے ایسے بددین بدفہم لوگ مسلمانوں کے جہاز کے ناخدا بنے ہوئے ہیں اس مقرر کے بیان میں ایک اور بات رہ گئی اگر اس کو بھی بیان کر دیتا تو پھر کوئی جھگڑا ہی نہ رہتا وہ یہ کہ اگر ایمان اور اسلام پر ہندوؤں نے نہ رہنے دیا تو کیا بدوں اسلام اور ایمان کے ساتھ زندہ نہ رہیں گے یہی وہ لوگ ہیں جو اسلام کے دوست نما دشمن ہیں اس بدفہم سے کوئی پوچھتا کہ جب تو شعائر اسلام کے چھوڑ دینے کو گوارا کرنے کی مسلمانوں کو تعلیم کر رہا ہے تو پھر انگریزوں ہی میں جا کر جذب ہو جا عیسائیت ہی قبول کر لے اُن کی تو حکومت بنی بنائی ہے ہندوؤں کی حکومت کیلئے تو بڑی جدوجہد کی ضرورت ہے پھر کامیابی بھی محتمل اجی اسلام اور شعائر اسلام کو چھوڑنا ہی ہے تو اس میں کیا انگریز اور کیا ہندو بلکہ تیری محبوبہ دنیا ہندوؤں سے زیادہ انگریزوں کے پاس ہے بدفہم سمجھتے ہیں کہ تدابیر سے کام چل سکتا ہے میں کہتا ہوں کہ نری تدبیروں سے کام نہیں چل سکتا کام چلتا ہے تائید حق سے اور وہ موقوف ہے طلعت اور فرمانبرداری پر باغیوں، سرکشوں اور نافرمانوں کے ساتھ تائید حق نہیں ہوا کرتی یہ ہی وجہ ہے کہ اسوقت کسی کام میں بھی برکت نصیب نہ ہوئی اور جہاں ایسے ایسے راہبر اور پیشوا ہوں گے یہ ہی نتیجہ ہوگا کسی نے خوب کہا ہے

گربہ میر و سگ وزیر و موش را دیوان کنند   ایں چنیں ارکان دولت ملک را ویراں کنند

(بلی کو صدر، کتے کو وزیر اعظم، چوہے کو وزیر مملکت بنادیں تو ایسے ارکان دولت تو ملک کو ویران ہی کریں گے۔۱۲)

برکت تدابیر منصوصہ پر عمل کرنے سے میسر ہو سکتی ہے اور یہ ہڑتال اور جلوس یہ سب یورپ ہی سے سبق حاصل کیا ہے یہ سب انہیں کی تدابیر ہیں جن کے خلاف تم جدوجہد کر رہے ہو ان تدابیر کی جو تم نے اختیار کر رکھی ہیں اس سے زیادہ وقعت نہیں جیسے ایک گاؤں میں ایک بوجھ بجکڑ رہتا ہے اُس گاؤں کا ایک آدمی کھجور کے درخت پر کھجوریں کھانے چڑھ گیا وہاں پہنچ کر زمین کو دیکھا تو بڑی دور نظر آئی گھبرا گیا اور گھبراہٹ میں اترنا مشکل پڑ گیا تمام گاؤں جمع ہو گیا مگر یہ کسی کی سمجھ میں نہ آیا کہ اس کو اتاریں کس طرح، آخر یہ طے ہوا کہ بوجھ بجکڑ کو بلاؤ آیا درخت کے قریب کھڑے ہو کر اوپر نیچے دیکھا اور بہت غور اور فکر کے بعد سوچ سمجھ کر کہا کہ سمجھ میں آ گیا رسے لاؤ رسے آئے کہا کہ ان میں پھندا لگا کر اوپر پھینکو تا کہ اس کے پاس تک پہنچ جائے اُس سے کہا کہ تو پکڑ لینا غرض کہ رسا پھینکا گیا اُس نے پکڑ لیا کہا کہ اس پھندے کو اپنی کمر میں ڈال لے اُس نے ڈال لیا اب لوگوں سے کہا کہ لگاؤ جھٹکا مزاحا فرمایا کہ جھٹکا ہوتا ہی ہے ناجائز لوگوں نے جھٹکا لگایا وہ شخص درخت سے زمین پر آ کر پڑا ہڈی پسلی ٹوٹ گئیں دماغ پھٹ کر بھیجا الگ جا پڑا ختم ہو گیا لوگوں نے کہا کہ یہ کیا کیا یہ تو مر گیا تو بوجھ بجکڑ کہتے ہیں کہ مر گیا سرا اپنی موت مرا اس کی قسمت میں نے تو ہزاروں آدمی اسی تدبیر سے رسے کے ذریعہ کنواں سے نکلوائے ہیں کنویں سے نکلوا لینے پر قیاس کیا کھجور کے درخت پر سے اُتروانے کو یہی حقیقت آج کل کے ان عقلاء اور لیڈروں کے قیاسات اور تدابیر کی ہے یہ بھی عقل اور فہم میں اُس بوجھ بجکڑ سے کم نہیں بلکہ چار قدم اور آگے بڑھے ہوئے ہیں پھر اس پر ناز ہے دعویٰ ہے کہ ہم اہلِ عقل اور اہل فہم ہیں میں تو کہا کرتا ہوں کہ یہ آج کل کے اہلِ عقل اہلِ اکل ہیں عاقل نہیں آکل ہیں معلوم بھی ہے کہ ایک تدبیر ایک کیلئے نافع اور مفید ہے اور ایک کے لیے وہی مضر جیسے بوجھ بجکڑ کی تدبیر ایک کیلئے تو مفید تھی کہ رسے کے ذریعے کنوئیں سے نکلوا لیا اور دوسرے کیلئے مضر یعنی کھجور کے درخت سے رسے کے ذریعہ اُتروایا، ایک کے لیے مفید اس لیے ہوئی کہ کنویں میں تھا پستی سے بلندی کی طرف آ گیا اور دوسرے کے لیے مضر اس لیے ہوئی کہ بلندی سے پستی کی طرف آیا جس کا نتیجہ ہلاکت ہوا تو ان تدابیر غیر منصوص

سے یہ پستی کی طرف جائیں گے اس لیے کہ تدابیر منصوصہ بلندی کی طرف ہیں، اتنی تو خبر ہے ہی نہیں مگر پیشوا مقتداء بننے کو جی چاہتا ہے اصل بات یہ ہے کہ اگر دین ہو تو عقل میں بھی نور ہو دین کا تو نام نشان ہی نہیں اپنی من گھڑت باتوں اور تدابیر پر کودتے اُچھلتے پھرتے ہیں ملک کو تباہ اور برباد کیا لوگوں کا دین بھی خراب کیا کسی نے خوب کہا ہے

گر بہ میر و سگ وزیر و موش را دیواں کنند ایں چنیں ارکان دولت ملک را ویراں کنند

فتن کا ایک خاص اثر:

(ملفوظ ٦٥) ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ جی ہاں فتن کا ایک خاص اثر ہوتا ہے اس لیے کہ بشریت ہے اس لیے تاثر بعید نہیں اُس زمانہ میں میں خود اپنے اندر اثر پاتا تھا اسی واسطے حدیث شریف میں اس قلیل کے فتن کے وقت ارشاد ہے فلیلحق بابله بغنمه بارضه (مشکوٰۃ عن المسلم) اور ارشاد ہے علیک لمن انت منه یعنی بعشیرته (جمع الفوائد عن ابی داؤد) یعنی اپنے مواشی اپنی جائداد کنبہ میں جا پڑے اگر اس کا کوئی اثر نہ تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیوں فرماتے۔

سہل علاج کی درخواست طالب کا کام نہیں:

(ملفوظ ٦٦) فرمایا کہ ایک صاحب کا خط آیا تھا امراض باطنی کے متعلق لکھا تھا کہ فلاں مرض ہے اس کا سہل علاج بتلا دیجئے میں نے لکھ دیا کہ طالب کو حق نہیں کہ وہ سہولت کی درخواست کرے اس پر فرمایا کہ لوگ مجاہدہ سے گھبراتے ہیں اس کی ایسی مثال ہے اگر کوئی کسی عورت پر عاشق ہو جائے اور وہ عورت کچھ شرائط وصل کے بتلائے اور اس پر یہ عاشق یہ کہے کہ اگر ملنا چاہو تو سہولت سے مل جاؤ ورنہ جانے دو تو کیا یہ عاشق کہلائے جانے کے قابل ہے نیز ایسی درخواست کرنا خلاف ادب بھی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ شیخ سے تعلیم حاصل کرنا مقصود نہیں بلکہ الٹی شیخ کو تعلیم دینا مقصود ہے شیخ کو شیخ ہی نہیں سمجھتا کیونکہ جس شخص کو اتنی بھی خبر نہ ہو کہ اس تعلیم سے طالب پر مشقت ہوگی وہ شیخ ہی کب ہے سو شیخ تو خود ہی شفقت کی بناء پر سہل علاج تجویز کرتا ہے مگر ضرورت کے موقع پر خود شیخ بھی مجبور ہو جاتا ہے کیونکہ بعض امراض کا ازالہ سخت مجاہدات ہی سے ہوتا ہے جیسے بعض امراض جسمانیہ میں طبیب مجبور ہے کہ بدوں شاہترہ اور چرائتہ کلو اور بیخ حنظل